الحارق على المارق

سرینڈر افراد کے متعلق فیصلہ

لجنة العلماء

تحریک طالبان پاکستان

فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خلق الأرض والسماء، وأنزل الشريعة الغراء، والسمحة البيضاء، ليلها كنهارها وقت الضحىٰ، والصلوة والسلام على أفضل الرسل والأنبياء محمدن الأمين المجتبىٰ، هو خير قدوة لمن يريد به الاقتداء، فيهتدى به فى الدجىٰ وليلة ظلماء، وعلى اٰله وصحبه الذين اٰثروا الدين بالدنيا، وصمدوا فى وجه الباطل ولم يخافوا كيد الأعداء، وثبتوا واستقاموا، وما وهنوا لما أصابهم فى سبيل الله وما ضعفوا وما استكانو وما خارت قواهم، بل لهم همة هماء وعزيمة عزماء، فبلغوا الدين كل الأرجاء، أما بعد:

مقدمه

کافی عرصے سے مختلف علاقوں کے مجاہدین پاکستان کے طاغوتی نظام کے خلاف جہادی کارروائیاں کر رہے تھے اور ہر کسی کی اپنی اپنی ترتیب تھی۔ لیکن 1428ھ میں اللہ رب العزت نے ان سب مجاہدین کو تحریک طالبان پاکستان کے نام پر ایک جماعت کی شکل میں جمع کر دیا، تو اتفاق اور آپس میں تعاون سے پاکستان میں بڑی سطح پر جہادی کارروائیاں شروع ہو گئیں۔ کچھ عرصے بعد امریکہ کے اشارے اور تعاون سے حکومت پاکستان کی طرف سے مجاہدین کے خلاف سخت مزاحمت شروع ہو گئی، تو مجاہدین نے ایک حکمت عملی کے تحت اپنے علاقوں سے ہجرت کی اور دار الہجرت سے جہادی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔

الحمد للہ! دوران ہجرت اللہ کی مدد سے پاکستان میں اچھی خاصی کارروائیاں ہوئیں اور ہوں گی ان شاء اللہ۔ لیکن اب کچھ بے ہمت اور ضعیف الایمان لوگ اپنی ہجرت برباد کر کے پاکستان کی مرتد اور زندیق حکومت کے سامنے تسلیم ہوتے ہیں۔

اس بارے میں اہل الثغور علماء سے مسئلہ دریافت کیا گیا اور اُن سے اس بارے میں تحقیق کی درخواست کی گئی. چنانچہ بہت سے اصحابِ علم نے اپنی اپنی تحقیقات پیش کیں. ان تحقیقات کو آخری فیصلہ کن رخ دینے کے لیے چیدہ چیدہ علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیدی گئی جن کا فیصلہ درجہ ذیل ہے:

حکم

جن لوگوں کو اللہ تعالی نے پاکستان کے کفری نظام سے نجات دلا کر ہجرت کی توفیق دی، اور اپنی جائے ہجرت میں زندگی گزارنے لگے، پاکستان کے کفری نظام سے اظہارِ براءت کرتے ہوئے اس کے خلاف جہاد شروع کیا، اور یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ وہ اس نظام کو کفری نظام سمجھتے ہیں، اس نظام کے بنانے والوں، اس سے دفاع کرنے والوں اور اس کو نافذ کرنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں، مگر اب اس عقیدے سے (طوعًا اختیاراً بغیر کسی زور، جبر اور اکراہ کے، اور بغیر کسی شرعی ضرورت کے) پلٹ کر اس کفری نظام کے سامنے تسلیم ہوتے ہیں، اس نظام کو خود پر لاگو کرتے ہیں۔

اور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم آیندہ آئینِ پاکستان کے تحت زندگی گزاریں گے، حکومتِ پاکستان کے خلاف کسی بھی جہادی سرگرمی میں شرکت اور تعاون نہیں کریں گے اور اسی طرح اپنی سابقہ جہادی سرگرمیوں پر معذرت پیش کرتے ہیں، آئینی طور پر ان سرگرمیوں کو جرم سمجھتے ہیں، چنانچہ اسی آئین کی نگاہ سے آئندہ کے لیے بھی پاکستان میں جہاد کو جرم سمجھتے ہیں اور مزید بر آں اس کفری آئین کی پاسداری کا عہد کرتے ہیں۔ یہ قرآن وحدیث اور فقہاء کے فتاوٰی جات کی روشنی میں کفر اور ارتداد ہے، اس لئے کہ یہ اللہ رب العزت کی نازل کردہ شریعت کے علاوہ دوسرے دین اور آئین کو زندگی گزارنے کے لئے قبول کرنے پر حلف اور عہد کرنا ہے، اور اس آئین کے خلاف کرنے پر خود کو مجرم قرار دینا ہے۔

علل برائے حکم

(۱) [الاستكانة لدين الطاغوت] اس کفری طاغوتی نظام کو طوعاً اختیاراً بغیر کسی جبر واکراہ کے قبول کرنا اوراس کے سامنے سر تسلیم خم ہونا۔

(۲) [ترك بعض الشرائع لطاعة الطاغوت] آئین پاکستان کا قبول کرنا انکارِ جہاد کو مستلزم ہے، کیونکہ اس کی اطاعت کی صورت میں جہاد جُرم اور گناہ قرار پاتا ہے، جس سے توبہ کرنا لازم ہے۔

استكانة کا معنی

اللہ تعالی فرماتے ہیں: ﴿وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا﴾

مفسرین نے استکانۃ کی جو تفسیر کی ہے وہ حسبِ ذیل ہے:

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قال الواحدي: الاستكانة الخضوع وهو أن يسكن لصاحبه ليفعل به ما يريد. (تفسیر رازی)

ابن عاشور فرماتے ہیں: الاستكانة هي الخضوع والمذلة للعدو۔ (التحرير والتنوير)

علامہ طنطاوی فرماتے ہیں: الاستكانة وهي الرضاء بالذل والخضوع ليفعلوا بهم ما يريدون. (التفسير الوسيط)

اسعد حومد اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: الاستكانة الخضوع للخصم. (ايسر التفاسير)

امام رازی رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: والاستكانة هي الانتقال من دينهم إلى دين عدوهم. (تفسير كبير)

اور منار میں رشید رضا اس طرح فرماتے ہیں: والاستكانة : ضرب من الخضوع هو عبارة عن سكون الإنسان لخصمه ليفعل به ما يريد . (تفسير المنار)

علامہ بقاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وما خضعوا لأعدائهم فطلبوا أن يكونوا تحت أيديهم. (نظم الدرر في تناسب الآيات والسور)

دلائل

(آیتیں)

آیت نمبر1: ﴿إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ﴾ (سورة محمد: 26،25)

اس آیت کے تحت علامہ قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقال ابن عباس والضحاك والسدي : هم المنافقون ، قعدوا عن القتال بعد ما علموه في القرآن. (الجامع لأحكام القرآن)

اسی طرح اس آیت کے تحت علامہ ماوردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ﴾ وفيما أرادوه بذلك ثلاثة أوجه: أحدها: سنطيعكم في غير القتال من بغض محمد صلى الله عليه وسلم والقعود عن نصرته، قال السدي. الثاني: سنطيعكم في الميل إليكم والمظاهر على رسول الله صلى الله عليه وسلم. الثالث: سنطيعكم في الارتداد بعد الإيمان. (تفسير الماوردي)

وقال ابن عباس: هم أهل النفاق وقال الضحاك والسدي: هم المنافقون قعدوا عن القتال وهذا أولى لأن السياق في المنافقين. (فتحُ البيان في مقاصد القرآن)

علامہ بقاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿سَنُطِيعُكُمْ﴾ بوعد صادق لا خلف فيه ﴿فِي بَعْضِ الْأَمْرِ﴾ وهو القتال في سبيل الله الذي تقدم أنهم عند نزول سورة يذكر بها يصيرون كالذي يغشى عليه من الموت، فأنتم في أمان من أن نقاتلكم أبداً، فإنا إنما أسلمنا للأمان على دمائنا وأموالنا، والذي نحبه مما ينزل هو التأمين لمن أقرّ بكلمة الإسلام والقناعة منه بالظاهر والوعد العام بالتبسط في البلاد والتوسعة في الأرزاق ونحو ذلك، فكانوا بذلك كفرة فإن الدين لا يتجزأ، فمن أضاع من أصوله شيئاً فقد أضاعه كله، والتقييد بالبعض يفهم أنهم لا يطيعونهم في البعض الآخر، وهو إظهار الإسلام والتصور بصورة المسالمة، وذلك كله بأن الله تعالى جبلهم جبلة هيأهم فيها لمثل هذا، فلما قالوه مضيعين لما من عليهم من غريزة العقل استحقوا في مجاري عاداتنا لاختيارهم طاعة العدو - مع تعييب علم العواقب عنهم- أن يخذلوا ويسلط عليهم ليكون أخذهم في الظاهر ممن أطاعوه في الباطن، ولو أنهم استمسكوا بدينهم وكانوا مع أهله يداً على من سواهم لم يقدر عليهم عدو، ولا طرقتهم طارقة يكرهونها سوء.
(نظم الدرر في تناسب الآيات والسور)

ابو حفص سراج الدین عمر بن علی اللباب میں ذکر کرتے ہیں: قال المفسرون: إن اليهود والمنافقين قالوا للذين كرهوا ما نزل الله وهم المشركون سنطيعكم في بعض الأمور في التعاون على عداوة محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ والقعود عن الجهاد. وكانوا يقولونه سراً فقال الله تعالى: ﴿والله يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ﴾. (اللباب في علوم الكتاب)

امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ﴾ من الأمر بقتال أهل الشرك به من المنافقين: ﴿سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الأَمْرِ﴾ الذي هو خلاف لأمر الله تبارك وتعالى، وأمر رسوله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم. (جامع البيان في تأويل القرآن)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فقد أخبر سبحانه أن هؤلاء ارتدوا على أدبارهم من بعد ما تبين لهم الهدى وأن الشيطان سول لهم وأملى لهم أي وسع لهم في العمر وكان هذا بسبب وعدهم للكفار بالموافقة فَقَالَ: ﴿ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ﴾.(منهاج السنة النبوية)

جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وتثبيط الناس عن الجهاد معه. (تفسير الجلالين)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فى بعض ما تأمرون به كالقعود عن الجهاد او الموافقة لهم فى الخروج معهم. (التفسير المظهري)

علامہ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: في بعض ما تأمرون به كالقعود عن الجهاد والموافقة في الخروج معهم إن أخرجوا. (أنوار التنزيل وأسرار التأويل)

ابن عاشور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: استئناف بياني إذ التقدير أن يسأل سائل عن مظهر تسويل الشيطان لهم الارتدادَ بعد أن تبين لهم الهدى ، فأجيب بأن الشيطان استدرجهم إلى الضلال عندما تبين لهم الهدى فسوّل لهم أن يوافقوا أهل الشرك والكفر في بعض الأمور مسولاً أن تلك الموافقة في بعض الأمر لا تنقض اهتداءهم فلما وافقوهم وجدوا حلاوة ما ألفوه من الكفر فيما وافقوا فيه أهل الكفر فأخذوا يعودون إلى الكفر المألوف حتى ارتدوا على أدبارهم . وهذا شأن النفس في معاودة ما تحبه بعد الانقطاع عنه إن كان الانقطاع قريب العهد. (التحرير والتنوير)

فالمراد بـ بعض الأمر (على الوجه الأول) في محمل قوله : ﴿إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ﴾ (محمد: 25) إفشاء بعض أحوال المسلمين إليهم وإشعارهم بوفرة عدد المنافقين وإن كانوا لا يقاتلون لكراهتهم القتال. والمراد بـ بعض الأمر (على الوجه الثاني) بعض أمر القتال، يعنون تلك المكيدة التي دبروها للانخزال عن جيش المسلمين .

والأمر هو: شأن الشرك وما يلائم أهله، أي نطيعكم في بعض الكفر ولا نطيعكم في جميع الشؤون؛ لأن ذلك يفضح نفاقهم ، أو المراد في بعض ما تأمروننا به من إطلاق المصدر وإرادة اسم المفعول كالخلق على المخلوق . (التحرير والتنوير)

* * * * *

آیت نمبر 2: ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ (الانعام: 121)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ﴾ في استحلال الحرام ﴿إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ ضرورة أن من ترك طاعة الله تعالى إلى طاعة غيره واستحل الحرام واتبعه في دينه فقد أشركه به تعالى بل آثره عليه سبحانه. ونقل الإمام عن الكعبي أنه قال: الآية حجة على أن الإيمان اسم لجميع الطاعات وإن كان معناه في اللغة التصديق كما جعل تعالى الشرك اسما لكل ما كان مخالفة لله عز وجل وإن كان في اللغة مختصا بمن يعتقد أن لله تعالى شأنه شريكا بدليل أنه سبحانه سمى طاعة المؤمنين للمشركين في إباحة الميتة شركا. (روح المعانی)

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ أي: حيث عدلتم عن أمر الله لكم وشرعه إلى قول غيره، فقدمتم عليه غيره فهذا هو الشرك، كما قال تعالى: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ وقد روى الترمذي في تفسيرها، عن عدي بن حاتم أنه قال: يا رسول الله، ما عبدوهم، فقال: "بل إنهم أحلوا لهم الحرام وحرموا عليهم الحلال، فاتبعوهم، فذلك عبادتهم إياهم. (تفسیر القران العظیم)

قاضی ابو سعود رحمہ اللہ اس آیت ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ کے تحت مُطِیعین کے شرک کی علت اس طرح بیان کرتے ہیں: "ضرورةَ أن من ترك طاعةَ الله إلى طاعة غيرِه واتبعه في دينه فقد أشركه به تعالى، بل آثرَه عليه سبحانه". (تفسير أبي سعود)

علامہ بقاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ﴾ أي المشركين تديناً بما يقولونه في ترك الأكل مما ذكر اسم الله عليه والأكل مما لم يذكر اسم الله عليه، أو في شيء مما جادلوكم فيه ﴿إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾

أي فأنتم وهم في الإشراك سواء كما إذا سميتم غير الله على ذبائحكم على وجه العبادة، لأن من اتبع أمر غير الله فقد اشركه بالله كما قال صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ في حديث عدي بن حاتم رضي الله عنه في قوله تعالى ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ [التوبة: 31] من أن عبادتهم لهم تحليلهم ما أحلوا وتحريمهم ما حرموا، فنبّه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بذلك على أن الأسماء تتبع المعاني .(نظم الدرر)

مفسر ابن عاشور بھی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: وأمّا تعمّد ترك التّسمية لأجل إرضاءِ غير الله فحكمه حكم من سمَّى لِغير الله تعالى . (التحرير والتنوير)

وجملة : ﴿إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ جواب الشّرط. وتأكيد الخبر بـ إنّ لتحقيق التحاقهم بالمشركين إذا أطاعوا الشّياطين، وإن لم يَدْعوا لله شركاء، لأنّ تخطئة أحكام الإسلام تساوي الشرك، فلذلك احتيج إلى التّأكيد، أو أراد: إنّكم لصائرون إلى الشّرك، فإنّ الشّياطين تستدرجكم بالمجادلة حتّى يبلغوا بكم إلى الشرك. (التحرير والتنوير)

علامہ شعراوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وكأن مجرّد الطاعة لهؤلاء المشركين لون من الشرك؛ لأن معنى العبادة امتثال وائتمار عابد لمعبود أمراً ونهياً، فإذا أخذت أمراً من غير الله فإنه يخرج بك عن صلب وقلب منهجه سبحانه وبذلك تكون قد أشركت به. (تفسير الشعراوي)

* * * * *

آیت نمبر 3: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (التوبة: 31)

اس آیت کی تفسیر حدیث مبارک میں ایسی ہے: أن النبي صلى الله عليه وسلم تلا هذه الآية على عدي بن حاتم الطائي، فقال يا رسول الله ! لسنا نعبدهم قال: "أليس يحلون لكم ما حرم الله فتحلونه، ويحرمون ما أحل الله فتحرمونه؟" قال: بلى. قال النبى صلى الله عليه وسلم: "فتلك عبادتهم" . (رواه الطبراني وغيره)

امام ماوردی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں اس طرح فرماتے ہیں: ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ في العلماء منهم والرؤساء، فاتخذ الأتباع أُولَئِكَ أربابًا يتبعونهم في جميع ما يدعونهم إليه، يأتمرون بهم في جميع أوامرهم ونواهيهم؛ لا أنهم عبدوهم، ولكن ذكر أربابًا لما ذكرنا من اتباعهم وانتظارهم إياهم فيما يدعونهم إليه ويأمرونهم؛ كقوله: ﴿يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ﴾ وقول إبراهيم لأبيه: ﴿لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ﴾، ولا أحد يقصد قصد عبادة الشيطان وطاعته، ولكن نسب العبادة إليه؛ لما

يجيبونه في كل ما يدعوهم إليه ويأمرهم به؛

ما روي في الخبر.........إن ثبت......... أنهم لم يعبدوهم، ولكن هم أحلوا لهم أشياء حرمها اللَّه، عليهم فاستحلوها، أو حرموا عليهم أشياء أحل اللَّه ذلك لهم، فحرموا ذلك فقيل: اتخذوهم أربابًا. (تأويلات أهل السنة)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بأن أطاعوهم في تحريم ما أحل الله تعالى وتحليل ما حرمه سبحانه وهو التفسير المأثور عن رسول الله صلّى الله عليه وسلّم.

فقد روى الثعلبي وغيره عن عدي بن حاتم قال: أتيت رسول الله صلّى الله عليه وسلّم وفي عنقي صليب من ذهب فقال: "يا عدي! اطرح عنك هذا الوثن"، وسمعته يقرأ في سورة براءة ﴿اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ فقلت له: يا رسول الله لم يكونوا يعبدونهم فقال عليه الصلاة والسلام: "أليس يحرمون ما أحل الله تعالى فيحرمونه ويحلون ما حرم الله فيستحلون؟ فقلت: بلى. قال: ذلك عبادتهم".

وسئل حذيفة رضي الله تعالى عنه عن الآية فأجاب بمثل ما ذكر رسول الله صلّى الله عليه وسلّم ورؤسائهم......... ﴿وَما أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلهاً واحِداً﴾ جليل الشأن وهو الله سبحانه ويطيعوا أمره ولا يطيعوا أمر غيره بخلافه فإن ذلك مناف لعبادته جل شأنه، وأما إطاعة الرسول صلّى الله عليه وسلّم وسائر من أمر الله بطاعته فهي في الحقيقة إطاعة لله عز وجل، وما أمر الذين اتخذهم الكفرة أربابا من المسيح عليه السلام والأحبار والرهبان إلا ليطيعوا أو ليوحدوا الله تعالى فكيف يصح أن يكونوا أربابا وهم مأمورون مستعبدون مثلهم، ولا يخفى أن تخصيص العبادة به تعالى لا يتحقق إلا بتخصيص الطاعة. (روح المعاني)

شنقيطى [محمد الأمين بن محمد بن المختار الجكنى] سورۃ الکہف آیت 26 کے تحت لکھتے ہیں: وبهذه النصوص السماوية التي ذكرنا يظهر غاية الظهور: أن الذين يتبعون القوانين الوضعية التي شرعها الشيطان على ألسنة أوليائه مخالفة لما شرعه الله جل وعلا على ألسنة رسله صلى الله عليهم وسلم، أنه لا يشك في كفرهم وشركهم إلا من طمس الله بصيرته، وأعماه عن نور الوحي مثلهم . (أضواء البيان في إيضاح القرآن بالقرآن)

نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں: ومعنى الآية لما أطاعوهم فيما يأمرونهم به وينهونهم عنه كانوا بمنزلة المتخذين لهم أرباباً؛ لأنهم أطاعوهم كما تطاع الأرباب. (فتحُ البيان في مقاصد القرآن)

علامہ ابن جریر الطبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ يعني: سادةً لهم من دون الله، يطيعونهم في معاصي الله، فيحلون ما أحلُّوه لهم مما قد حرَّمه الله عليهم، ويحرّمون ما يحرِّمونه عليهم مما قد

أحلَّه الله لهم .

اسی طرح علامہ ابن جریر الطبری رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں: قال: حدثنا جرير وابن فضيل عن عطاء عن أبي البختري: ﴿اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾، قال: انطلقوا إلى حلال الله فجعلوه حرامًا، وانطلقوا إلى حرام الله فجعلوه حلالا فأطاعوهم في ذلك. فجعل الله طاعتهم عبادتهم. ولو قالوا لهم: "اعبدونا"، لم يفعلوا.

حدثني الحسن بن يحيى قال: أخبرنا عبد الرزاق قال: أخبرنا الثوري، عن حبيب بن أبي ثابت، عن أبي البختري قال: سأل رجل حذيفة فقال: يا أبا عبد الله، أرأيت قوله: ﴿اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾، أكانوا يعبدونهم؟ قال: لا كانوا إذا أحلُّوا لهم شيئًا استحلُّوه، وإذا حرَّموا عليهم شيئًا حرَّموه.

جَعَلُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ كالأرباب حيث أطاعوهم في كل ﴿أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾، يعني: سادةً لهم من دون الله، يطيعونهم في معاصي الله، فيحلون ما أحلُّوه لهم مما قد حرَّمه الله عليهم، ويحرِّمون ما يحرِّمونه عليهم مما قد أحلَّه الله لهم.

حدثنا ابن وكيع قال، حدثنا ابن أبي عديّ، عن أشعث، عن الحسن: ﴿اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا﴾، قال: في الطاعة.

حدثني محمد بن سعد قال: حدثني أبي قال: حدثني عمي قال: حدثني أبي، عن أبيه، عن ابن عباس قوله: ﴿اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾، يقول: زيَّنُوا لهم طاعتهم.

حدثني محمد بن الحسين قال: حدثنا أحمد بن المفضل قال: حدثنا أسباط، عن السدي: ﴿اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾، قال عبد الله بن عباس: لم يأمروهم أن يسجُدوا لهم، ولكن أمروهم بمعصية الله، فأطاعوهم، فسمَّاهم الله بذلك أربابًا.(جامع البيان في تأويل القرآن)

* * * * *

آیت نمبر 4: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ﴾ (آل عمران: ١٤٩)

امام اہل سنت ابو منصور الماتریدی رحمہ اللہ اس آیت ﴿إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: الآية تحتمل وجوهًا:

أحدها: معلوم أن المؤمنين لا يطيعون الكفار بحال في الكفر، ولكن معناه – والله أعلم - أن يدعوهم إلى شيء لا يعلمون أن في ذلك كفرًا، نهاهم أن يطيعوهم، وفي كل ما يدعوكم إليه كفر وأنتم لا تعلمون. (تأويلات أهل السنة)

اسی طرح اس آیت کے تحت ذکر کرتے ہیں: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ﴾:

يحتمل الطاعة لهم: طاعة الدِّين، أي: يطيعونهم في كفرهم.

ويحتمل: الطاعة لهم في ترك الجهاد مع عدوهم؛ كقوله: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ حَسْرَةً﴾ والآية، وقوله: ﴿يَرُدُّوكُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ﴾.

قد ذكرنا أي: يردوكم على دينكم الأول، وهو على التمثيل والكناية، واللَّه أعلم . (تأويلات أهل السنة)

* * * * *

آیت نمبر 5: قال تعالى: ﴿مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللَّهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ (النحل: 106- 107)

عبدالرحمن بن محمد اپنی کتاب الدرر السنیہ میں ذکر کرتے ہیں: فإذا كان العلماء، ذكروا أنها نزلت في الصحابة لما فتنهم أهل مكة؛ وذكروا: أن الصحابي إذا تكلم بكلام الشرك بلسانه، مع بغضه لذلك وعداوة أهله، لكن خوفا منهم، أنه كافر بعد إيمانه؛ فكيف بالموحد في زماننا، إذا تكلم في البصرة، أو الإحساء، أو مكة، أو غير ذلك خوفا منهم، لكن قبل الإكراه؛ وإذا كان هذا يكفر،

فكيف بمن صار معهم، وسكن معهم، وصار من جملتهم؟! فكيف بمن أعانهم على شركهم، وزينه لهم؟ فكيف بمن أمر بقتل الموحدين، وحثهم على لزوم دينهم؟

فأنتم وفقكم الله تأملوا هذه الآية، وتأملوا من نزلت فيه، وتأملوا إجماع العلماء على تفسيرها، وتأملوا ما جرى بيننا وبين أعداء الله، نطلبهم دائما الرجوع إلى كتبهم التي بأيديهم، في مسألة التكفير والقتال، فلا يجيبوننا إلا بالشكوى عند الشيوخ، وأمثالهم؛ واللهَ أسأل أن يوفقكم. (الدرر السنية في الأجوبة النجدية)

* * * * *

آیت نمبر 6: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾ (الحشر: 11)

والمراد بإخوتهم إما توافقهم فى الكفر أو صداقتهم وموالاتهم. (تفسير أبي السعود)

* * * * *

آیت نمبر7: ﴿تَاللَّهِ إِن كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ إِذْ نُسَوِّيكُم بِرَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾

علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **أي نجعل أمركم مطاعاً كما يطاع أمر رب العٰلمين، وعبدناكم مع رب العٰلمين .** (تفسير القرآن العظيم)

تطبیقات

تطبیق الآیات وتفسیرها وأقوال المفسرین علی العلة الأولی

ان آیات کی تفسیر کی روشنی میں یہ بات ثابت ہوئی کہ دین اسلام کے علاوہ دوسرے دین کی طاعت کرنا کفر ہے تو خود کو دینِ طاغوت کے حوالہ کرنااور اقرار کرنا بھی کفر ہو گا، اس لیے کہ دینِ طاغوت کے سامنے خود کو حوالہ کرنا یہ بعینہ طاغوت کے دین کی اطاعت کو سر تسلیم خم کرنا ہے اور دینِ طاغوت کی طاعت کفر ہے، اس لیے کہ یہ طاعت عبادت ہے اور غیر اللہ کی عبادت کفر اور شرک ہے اگرچہ یہ لوگ اسے عبادت نہ کہیں۔

علامہ بقاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: أن الأسماء تتبع المعانی یعنی ایمان، کفر، شرک اور عبادت کے اسم میں معنی کا اعتبار ہو گا نہ کہ لفظ کا، لفظ جیسا بھی ہو لیکن معنی کو دیکھا جائیگا،

تو یہود و نصاری اپنے احبار ورُھبان کی طاعت ان قوانین میں کرتے تھے جنہیں وہ اللہ تعالی کے دین کی مخالفت میں بناتے تھے، اور اس کو عبادت نہیں کہتے تھے بلکہ ان کے عقیدے میں بھی یہ نہیں تھا کہ یہ ہم ان کی عبادت کرتے ہیں جیسا کہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ہم نے ان کی عبادت نہیں کی ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سوال کیا: کیا تم لوگ ان کے بنائے ہوئے حلت اور حرمت کے قوانین کی طاعت اور تابعداری نہیں کرتے تھے ؟ تو عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، تو اُن پر نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم لگایا کہ تم لوگوں نے عبادت کا معنی وجود میں لایا جو غیر اللہ کے احکام اور قوانین کی طاعت ہے۔

اور علامہ روح المعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبادت تب اللہ تعالی کے لیے خاص ہو گی جب طاعت اللہ تعالی کے لیے خاص ہو جائے اگر کوئی طاعت کو اللہ تعالی کے لیے خاص نہ کرے بلکہ غیر اللہ کی بھی طاعت کرے تو ایسا انسان عبادت میں اللہ کے ساتھ شریک بناتا ہے اور عبادت میں اللہ تعالی کے ساتھ شریک بنانا کفرِ بواح ہے۔

تو سرینڈر بھی خود کو آئین اور دستورِ پاکستان کے حوالے کرتا ہے، کہ میں خلوص دل سے پاکستان کے آئین کی حمایت کرونگا، اب یہ شخص اس کو عبادت مانے یا نہ مانے، لیکن اس نے غیر اللہ کی عبادت کا اقرار کر لیا اور اللہ تعالی کے ساتھ عبادت میں شریک ٹھہرایا۔

تطبيق الآيات وتفسيرها وأقوال المفسرين على العلة الثانية

منافقین نے مشرکین کے ساتھ اس قول ﴿سَنُطِيعُكُمْ﴾ پر وعدہ کیا، علامہ بقاعی فرماتے ہیں: بوعد صادق لا خلف فيه ایسا سچا وعدہ کرتے ہیں کہ جس کی خلاف ورزی ہم نہیں کرینگے اور ہم تمہارے امر کی بنا پر تمہارے خلاف جہاد سے بیٹھتے ہیں۔

جیسا کہ ابن عاشور رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿فِي بَعْضِ الْأَمْرِ﴾ أى فى بعض ما تأمرون اور وہ مشرکین کی طرف سے ان کو قعود عن القتال کا امر تھا۔ تو منافقین نے جو قعود عن القتال کیا ہے وہ غیر اللہ کے امر کی وجہ سے طاغوت کو راضی کرنے کے لیے کیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے وعدے کو اور اس قسم کے قعود عن القتال کو ارتداد قرار دیا۔

اس لیے کہ یہ قعود عن القتال لطاعة أمر العدو اور لإرضاء غيرالله ہے اور جب بھی کوئی انسان کسی عملِ معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ معصیت کی حد تک رہے گا یہ کفر اور شرک نہیں ہے، لیکن اگر یہی عمل لإرضاء غير الله اور لإرضاء الطاغوت کرتا ہے تو یہ کفر اور شرک ہے۔

جیسا کہ ان آیات سے ثابت ہوا اور ابن عاشور التحرير والتنوير میں فرماتا ہے: ترک التسمية تعمدًا اگر غیر اللہ کو راضی کرنے کے لیے ہو تو ایسے تارک کا حکم اس شخص کی طرح ہے جو ذبیحہ پر غیر اللہ کا نام لے اور غیر اللہ کا نام ذبیحہ پر لینا شرک اور کفر ہے تو یہ تارک التسمية بھی مشرک اور کافر ہوگا، لیکن اگر ترک التسمية تعمدًا تثاقلًا ہو تو یہ فقط اثم ہے اور اس قسم کے تارک التسمية کو کسی نے مشرک اور کافر نہیں کہا ہے۔

تو اسی طرح قعود عن القتال تثاقلًا او تكاسلًا گناہ کبیرہ ہے جب جہاد فرضِ عین ہو، اور گناہ نہیں ہے جب جہاد فرض کفایہ ہو جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے ﴿وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ﴾ یعنی سب کے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے، جہاد کرے یا نہ کرے، لہٰذا حاصل یہ ہوا ترک بعض الشرائع لإرضاء الطاغوت یا لطاعة الطاغوت فى أمره ونهيه شرک اور کفر ہے اور یہ اس کی عبادت ہے جیسا کہ علامہ شعراوی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾ كأن مجرد الطاعة لهؤلاء المشركين لون من الشرك لأن معنى العبادة امتثال وائتمار عابد لمعبود أمرا ونهيا فإذا أخذت أمرا من غير الله فإنه يخرج بک عن صلب وقلب منهجه سبحانه وبذلک تكون قد أشركت به.

اور علامہ بقاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ یہ لوگ ترکِ قتال کی وجہ سے کافر ہوئے، کیونکہ دین کی تجزی درست نہیں، تو جس نے دین کا ایک اصل ضائع کر دیا اُس نے دین کے تمام اصول ضائع کر دیئے۔ بعد میں علت بتاتے ہوئے فرماتے ہیں: اختیارهم طاعة العدو یعنی انہوں نے کفار کی طاعت قبول کی ہے، اس لیے کافر ٹھہرے۔

لہذا اللہ تعالی کا یہی حق ہے کہ کلی طور پر صرف اُسی کی طاعت کی جائے، غیر اللہ کی طاعت کا کسی بھی صورت گنجائش نہیں۔

چنانچہ جب انہوں نے دین کے ایک اصل میں غیر اللہ کی طاعت کی تو انہوں نے اپنے ان تمام طاعات کو ضائع کر دیا جو یہ لوگ اللہ تعالی کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ شرک تمام اعمال کو ضائع اور برباد کر تا ہے۔

اگر ترک القتال لطاعة الطاغوت منافقین کے ارتداد کی وجہ نہ ہو تو ترک القتال من غير إطاعة الطاغوت تو کفر اور ارتداد نہیں ہے جیسا کہ سابق سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا تارک القتال کے ساتھ جنت کا وعدہ ہے اور جنت کا وعدہ تو کافر اور مرتد کے ساتھ نہیں ہوتا، تو وہ کیا چیز ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالی نے ترک القتال کو ارتداد قرار دیا ہے؟!

وہ ترک القتال لطاعة الطاغوت فی امرہ ہے، تو ثابت ہوا کہ ترک بعض الشرائع لطاعة الطاغوت کفر اور ارتداد ہے۔

الأحاديث

حدثنا بن مرزوق قال حدثنا عبد الله بن بكر قال حدثنا بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قلت يا رسول الله ما آية الإسلام قال أن تقول أسلمت وجهي لله وتخليت وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتفارق المشركين إلى المسلمين. (الحديث)

قال الطحاوى رحمه الله: فلما كان جواب رسول الله صلى الله عليه وسلم لمعاوية بن حيدة لما سئل عن آية الإسلام أن تقول أسلمت وجهي لله وتخليت وتقيم الصلاة وتؤتي الزكاة وتفارق المشركين إلى المسلمين . وكان التخلي هو ترك كل الأديان إلى الله ثبت بذلك أن كل من لم يتخل مما سوى الإسلام لم يعلم بذلك دخوله في الإسلام وهذا قول أبي حنيفة وأبي يوسف ومحمد رحمة الله عليهم أجمعين . (شرح معاني الآثار – الطحاوي)

وفي الحديث: أن النبي صلى الله عليه وسلم تلا هذه الآية على عدي بن حاتم الطائي، فقال: يا رسول الله! لسنا نعبدهم قال: "أليس يحلون لكم ما حرم الله فتحلونه، ويحرمون ما أحل الله فتحرمونه؟" قال: بلى. قال النبى صلى الله عليه وسلم: "فتلك عبادتهم" . (رواه الطبراني)

صالح بن فوزان بن عبد اللہ الفوزان اس آیت کے تحت ذکر کرتے ہیں: وقد فسر النبي صلى الله عليه وسلم فيه اتخاذ الأحبار والرهبان أربابا من دون الله بأنه ليس معناه الركوع والسجود لهم، وإنما معناه طاعتهم في تغيير أحكام الله وتبديل شريعته بتحليلهم الحرام، وتحريمهم الحلال، وأن ذلك يعتبر عبادة لهم من دون الله؛ حيث نصبوا أنفسهم شركاء لله في التشريع،

فمن أطاعهم في ذلك؛ فقد اتخذهم شركاء لله في التشريع والتحليل والتحريم، وهذا من الشرك الأكبر، لقوله تعالى في الآية: ﴿وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ . (الإرشاد إلى صحيح الاعتقاد والرد على أهل الشرك والإلحاد)

اقوالِ علماء

علامہ محماس الموالاة والمعاداة في الشريعة الاسلامية میں فرماتے ہیں: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ﴾

ثانيًا: إظهار الطاعة والموافقة للمشركين على دينهم أو بعض دينهم: قال تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ﴾، فإذا كانت الطاعة في بعض الأمور موجبة للردة فما الطاعة بأمور كثيرة أقل شأنًا من ذلك.

وقد استدل الشيخ سليمان بن عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب على ردة من أظهر الطاعة والموافقة للمشركين من غير إكراه ملجئ بأكثر من عشرين آية وبعدد من أحاديث الرسول وقال: إنه يكون بإظهار الطاعة والموافقة مرتدًا خارجًا عن دين الإسلام، وإن كان يشهد أن لا إله إلا الله، ويفعل أركان الإسلام الخمسة فإن ذلك لا ينفعه وما يصير به المسلم مرتدًا إظهار الطاعة للكفار في الظاهر ولو كان باطنه يعتقد الإيمان، ما لم يكن مكرهًا إكراهًا ملجئًا فإن أظهر لهم الطاعة بدون إكراه فهو مرتد ولو كان باطنه يعتقد الإيمان . (الموالاة والمعادادة في الشريعة الاسلاميه)

حمد بن عتیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿وَلَنْ تَرْضَى عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَى وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ (البقرة: 120)،
والدخول في طاعتهم اتباع لملتهم وانحياز عن ملة الإسلام . (التبيان فى كفر من أعان الأمريكان)

اور پھر اس کے بعد فرماتے ہیں: وكل من استطاع لهم [كذا ولعله: استكان لهم]، ودخل في طاعتهم، وأظهر موالاتهم، فقد حارب الله ورسوله، وارتد عن دين الإسلام، ووجب جهاده ومعاداته، ولا تنتصروا إلا بربكم، واتركوا الانتصار بأهل الكفر جملة وتفصيلاً.(التبيان في كفر من أعان الأمريكان)

اور مشہور جہادی عالم ابو بصیر طرطوسی فرماتے ہیں: "فعلل كفرهم ومفارقتهم للإيمان بسبب أنهم قالوا للذين كرهوا ما نزل الله سنطيعكم في بعض الأمر؛ أي أنهم كفروا بسبب عبادتهم لطواغيت الكفر من جهة الطاعة".(غاية الغايات التي غفل عنها الدعاة)

اور اسی طرح حضرت اپنی ایک دوسری کتاب قواعد فی التكفير میں فرماتے ہیں: وقال تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ

اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ﴾ (محمد: 26) فإذا كان حكم الذين قالوا للذين كرهوا ما نزل الله سنطيعكم في بعض الأمر، أنهم ارتدوا على أدبارهم كافرين، فما يكون القول في الذين كرهوا ما نزل الله؟ لا شك أنهم أغلظ كفراً.(قواعد فی التكفير)

قال العلامة أحمد شاكر رحمه الله: نرى في بعض بلاد المسلمين - ولو كان في زماننا هذا ما بعض- قوانين ضربت عليها، ونقلت عن أوربة الوثنية الملحدة، وهي قوانين تخالف الإسلام مخالفة جوهرية في كثير من أصولها وفروعها، بل إن في بعضها ما ينقض الإسلام ويهدمه، وذلك أمر واضح بديهي، لا يخالف فيه إلا من يغالط نفسه، ويجهل دينه أو يعاديه من حيث لا يشعر، وهي في كثير من أحكامها أيضا توافق التشريع الإسلامي، أو لا تنافيه على الأقل.

وإن العمل بها في بلاد المسلمين غير جائز، حتى فيما وافق التشريع الإسلامي، لأن من وضعها حين وضعها لم ينظر إلى موافقتها للإسلام أو مخالفتها، إنما نظر إلى موافقتها لقوانين أوربة أو لمبادئها وقواعدها وجعلها هي الأصل الذي رجع إليه، فهو آثم مرتد بهذا سواء أوضع حكماً موافقاً للإسلام أم مخالفا.. (كلمة الحق)

عبد العزیز بن مرزوق الطرفی ذکر کرتے ہیں: ﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ﴾ فإذا كان وَعْد المشركين في السر - بالدخول معهم ونصرتهم والخروج معهم إن جَلَوا- نفاقاً وكفراً وإن كان كذباً، فكيف بمن أظهر لهم ذلك صادقاً، وقدم عليهم، ودخل في طاعتهم، ودعا إليها، ونصرهم وانقاد لهم، وصار من جملتهم، وأعانهم بالمال والرأي.

هذا مع أن المنافقين لم يفعلوا ذلك إلا خوفاً من الدوائر كما قال تعالى: ﴿فَتَرَى الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَى أَنْ تُصِيبَنَا دَائِرَةٌ﴾ [المائدة: 52] ......

حيث عُلم أن مظاهرة الكافرين كفر وردة عن الدين، وقد أجمع أهل العلم على أن من ظاهر الكفار من أهل الكتاب وغيرهم من الملل الكفرية على المسلمين وساعدهم بأيّ نوع من المساعدة فهو كافر مثلهم . (الاعلام بتوضيح نواقض الاسلام)

قال الشيخ سليمان بن عبد الله رحمه الله: (اعلم -رحمك الله- أن الإنسان إذا أظهر للمشركين الموافقة على دينهم خوفاً منهم، ومداراة لهم، ومداهنة لدفع شرهم، فإنه كافر مثلهم، وإن كان يكره دينهم ويبغضهم ويحب الإسلام والمسلمين، هذا إذا لم يقع منه إلا ذلك، فكيف إذا كان في دار منعة واستدعى بهم، ودخل في طاعتهم، وأظهر الموافقة على دينهم الباطل، وأعانهم عليه بالنصرة والمال،

ووالاهم، وقطع الموالاة بينه وبين المسلمين، وصار من جنود القباب والشرك وأهلها بعد ما كان من جنود الإخلاص والتوحيد وأهله فإن هذا لا يشك مسلم أنه كافر من أشد الناس عداوة لله تعالى ورسوله صلى الله عليه وسلم، ولا يستثنى من ذلك إلا المكره، وهو الذي يستولى عليه المشركون فيقولون له اكفر أو افعل كذا وإلا فعلنا بك وقتلناك، أو يأخذونه فيعذبونه حتى يوافقهم، فيجوز له الموافقة باللسان مع طمأنينة القلب بالإيمان، وقد أجمع العلماء على أن من تكلم بالكفر هازلًا أنه يكفر فكيف بمن أظهر الكفر خوفًا وطمعاً في الدنيا. (الدلائل فی حکم موالاة أهل الإشراك)

شیخ ابو محمد المقدسی إجابة السائل في الرد على ورقات "الإيمان" لأبي عادل میں فرماتے ہیں: فالدستور كفر بواح.. وأهم واجبات النائب هو التشريع وفقاً لمواد الدستور!!

فكيف يقسم بالله العظيم على الحفاظ على دين غير دين الله بل على دين يحارب دين الله. وكيف يقسم على ممارسة الشرك الذي حرمه الله (بما يرضي الله)؟ في أي ملّة بل في أي عقل يستقيم هذا الكفر المتهافت المتناقض؟ وهل يرضى الله تعالى عن شيء من الشرك أو الكفر أو القانون الطاغوتي؟ أوليس هذا من الاستهزاء بدين الله تعالى، واتخاذه لهواً ولعباً. (اجابة السائل)

عبد القادر بن عبد العزیز الجامع میں ذکر کرتے ہیں: وقد علمت أن هؤلاء المعترضين طُلب منهم عند بدء عملهم في البرلمان أن يؤدوا قَسَمَ البرلمان الذي ينص على الإقرار باحترام الدستور والقانون، فأدوا القَسَم وزادوا عليه (في غير معصية)، وهذا لا يخرجهم من الكفر بل هو مزيد كفر لأنه استخفاف بدين الله، فكلمة (في غير معصية) إنما تقال في بيعة وُلاة أمور المسلمين على كتاب الله وسنة رسوله في غير معصية كما وردت الآثار بذلك، لا تقال في الإقرار بالشرك، فمن قال (في غير معصية) مع إقراره بالشرك. وهو الالتزام بالدستور والقانون الوضعيَّيْن . فهو مستهزئ بدين الله، كمن يقول: أشهد أن المسيح ابن الله في غير معصية، سواء بسواء. (الجامع فی طلب العلم الشريف)

حمد بن عتیق رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں: الأشياء التي يصير بها المسلم مرتدًا إظهار الطاعة والموافقة للمشركين على دينهم والدليل، قوله تعالى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾. وذكر الفقيه سليمان بن الشيخ عبد الله بن الشيخ محمد بن عبد الوهاب في هذه المسألة، عشرين آية من كتاب الله، وحديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، استدل بها على أن

المسلم إذا أظهر الطاعة والموافقة للمشركين من غير إكراه، إنه يكون بذلك مرتدا خارجا من الإسلام، وإن كان يشهد أن لا إله إلا الله، ويفعل الأركان الخمسة، فإن ذلك لا ينفعه.

وقال شيخ الإسلام المذكور، إمام هذه الدعوة الحنيفية في كلامه على آخر سورة الزمر: الثانية، أن المسلم إذا أطاع من أشار عليه في الظاهر، كفر، ولوكان باطنه يعتقد الإيمان، فإنهم لم يريدوا من النبي صلى الله عليه وسلم تغيير عقيدته.

ففيه بيان لما يكثر وقوعه ممن ينتسب إلى الإسلام في إظهار الموافقة للمشركين خوفًا منهم، ويظن أنه لا يكفر إذا كان قلبه كارهًا، إلى أن قال: الثالثة، أن الذي يكفر به المسلم، ليس هو عقيدة القلب خاصة، فإن هؤلاء الذين ذكرهم الله، لم يريدوا منه صلى الله عليه وسلم تغيير عقيدته، كما تقدم، بل إذا أطاع المسلم من أشار إليه بموافقتهم، لأجل ماله، أو بلده، أو أهله، مع كونه يعرف كفرهم ويبغضهم، فهذا كافر، إلا من أكره. (سبيل النجاة والفكاك)

اس کے متعلق حمد بن عتیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اعلم أن إظهار الموافقة للمشركين له ثلاث حالات: ثم قال: الوجه الثاني: أن يوافقهم في الظاهر مع مخالفته لهم في الباطن وهو ليس في سلطانهم، وإنما حمله على ذلك إما طمعاً في رئاسة أو مال أو مشحة بوطن أو عيال أو خوف مما يحدث في المآل، فإنه في هذه الحال يكون مرتداً ولا تنفعه كراهته لهم في الباطن. (سبيل النجاة والفكاك)

علامہ ابو بصیر طرطوسی فرماتے ہیں: من يعتذر عن شيء من الدين -على أنه باطل - وهو حق؛ كالجهاد في سبيل الله، أو يتبرأ منه، ويعتبره خطأً أو إجراماً إرضاءً للطاغوت من غير إكراه ملزم فهو كافر مرتد؛ لأنه في حقيقته يخطئ الله - عز وجل - الذي ارتضى هذا الدين لعباده .. (ملاحظات وتعليقات على"بيان حول اتصالات النظام السوري مع بعض الإسلاميين)

اور کردستان کے جہادی علماء نے ان افراد پر کفر کا فتویٰ لگادیا ہے جو کفری جمہوری طاغوتی حکومت کے سامنے تسلیم ہوئے ہیں:

فمن يسلم نفسه من المجاهدين للكفار طواعية مختاراً أو يعلن عن موالاتهم ويتبرأ من المجاهدين ويصرح عن ندمه من مشاركته جهاد الكفار والمرتدين فإنه يكون بذلك قد خرج عن ربقة الإسلام وكفر بالله ورسوله ودينه وحبط عمله وجهاده، متوعد بالخلود في النار إن مات على ذلك ولا ينفعه أن قلبه مطمئن بالإيمان لقول الله تبارك وتعالى: ﴿إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ﴾. لأنه سعى الى ذلك بنفسه راضياً مختاراً غير مكره بخلاف من يقع في أيدي الكفار من غير إرادة منه، كما لا ينفعه أن ما يصدر منه من أسباب الكفر كان بسبب رغبته في لحوقه بأهله والتمتع بالحياة الدنيا ومن غير اعتقاد بالقلب، فإن الكفر لا يكون باعتقاد القلب خاصة، بل يكون الكفر بالقلب والعمل أيضا .([حكم مفارقة الجماعة وترك الجهاد والركون إلى الكفار] الزاد فى احكام الجهاد)

وآخر دعوٰنا أن الحمد لله رب العٰلمين